احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 16 جون 2004ء 27 ربیع الثانی 1425 ہجری - 16 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 131

اللہ کا پسندیدہ عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا-

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ کفارہ حدیث نمبر 496)

8

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا افتتاح اور خطاب۔ فیملی ملاقاتیں اور دفتری امور

رپورٹ: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

19 مئی 2004

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ''بیت السبوح'' میں صبح 4:30 بجے پڑھائی۔

11 بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے دفتر تشریف لاکر پہلے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بارہ بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 15 فیملیز کے 63 افراد سے ملاقاتیں فرمائیں۔

4 بجکر 25 منٹ پر بیت السبوح سے مقام اجتماع کے لئے روانگی ہوئی اور 6 بجکر 12 منٹ پر بادکروز ناخ (Bad Kreuznach) میں ورود فرمایا جہاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور نے موجود مجلس خدام الاحمدیہ کی عاملہ اور اجتماع کی انتظامیہ کو شرف مصافحہ بخشا۔

6 بجکر 20 منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے مجلس خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور انور مقام اجتماع کی طرف تشریف لے گئے اور اجتماع کی افتتاحی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم حافظ فخر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدۂ حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے ساتھ عہد دہرایا۔ تمام خدام نے بڑے وقار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا جس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عہد کا جرمن ترجمہ بھی دہرایا۔ عہد کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام محترم مجاہد جاوید صاحب نے پیش کیا۔

6 بجکر 45 منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 25 ویں سالانہ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ حضور انور کا خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے قیام کا بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ خدام کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ جماعت کی ذمہ داریوں کو تم نے اٹھانا ہے اس لئے اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرو۔ ہر خادم کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہئے کہ اب جماعت کی زندگی اور بقاء میرے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے حضرت طلحہ کے ہاتھ شل ہونے والے واقعہ کو بیان کر کے خدام احمدیت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آج ہر خادم کو یہ سمجھنا چاہئے کہ میرے پیچھے جماعت احمدیہ کا چہرہ ہے میری ذرا سی حرکت سے، غلط حرکت سے احمدیت کے وقار کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے اس لئے میں نے مکمل طور پر اس جذبے کے تحت زندگی گزارنی ہے کہ میری زندگی اب میری زندگی نہیں بلکہ مسیح موعود کی جماعت کی زندگی ہے۔ میں نے ان سب احکامات پر عمل کرنا ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج ہماری ہر حرکت اچھی یا بری جماعت کی طرف منسوب ہو رہی ہے۔ یہ احساس ہر خادم کے دل میں ہو کہ آج میری کسی غلط حرکت کی وجہ سے احمدیت کے چہرے کو نقصان پہنچ سکتا ہے دشمن جو ہر وقت تاک میں بیٹھا ہے وہ ہماری ہر بات پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ذرا سی حرکت کو اچھالا جاتا ہے تاکہ جماعت کو بدنام کیا جائے اس لئے ہمارے سے ہر وقت ایسے فعل سرزد ہونے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی کا باعث بنیں نہ کہ بدنامی کا۔ خاص طور پر ان یورپین ممالک میں رہنے والوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آج آپ کے ہاتھ کے پیچھے جماعت کا چہرہ ہے اور اس کی حفاظت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اس لئے ہر قول و فعل سے اس بات کو ثابت کر دیں کہ حقیقت میں آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہیں۔

پھر حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو نماز قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ''نماز دین کا ستون ہے'' کی روشنی میں فرمایا کہ اگر کوئی چھت جو ستون پر کھڑی ہو ستون ہٹانے سے نیچے آ جائے گی تو ہم پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی چھت کا سایہ ہے یہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک ہم نمازیں صحیح طور پر ادا کرتے رہیں گے کیونکہ ان نمازوں نے ہی اس چھت کو سہارا دیا ہوا ہے۔

پھر حضور انور نے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر ایک فرض کرے کہ اس نے روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرنی ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلنا جب تک ایک دو رکوع پڑھ نہ لیں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود کے چند ارشادات بھی بیان فرمائے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے خدام کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور سو بیوت الذکر کے وعدہ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ میرے خیال میں یہاں کی جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد خدام پر مشتمل ہے۔ اس لئے وہ فیصلہ کریں اور سوچیں اور جماعت کو بتائیں کہ وہ ہر سال کتنی زیادہ سے زیادہ بیوت الذکر بنا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور بہت بڑی ذمہ داری جو ایک احمدی نوجوان کی ہے اور اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے وہ تعلیم ہے یہاں کے لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ تعلیم یافتہ ہوں۔ پھر حضور انور نے والدین کی عزت اور احترام کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعہ گندی فلموں کے دیکھنے سے خدام کو منع فرمایا۔

خطاب کے بعد خدام کی طرف سے پیش کردہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی 25 سالہ تاریخ پر مشتمل ایک فیچر پروگرام بھی حضور انور نے کچھ دیر کے لئے ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد بیت السبوح کے لئے واپسی ہوئی جہاں 9 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے 16 فیملیز کے 71 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

10 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

20 مئی 2004ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں صبح 4 بجکر 30 منٹ پر پڑھائی۔

10 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ حضور انور نے دوپہر ایک بجکر 15 منٹ تک 48 فیملیز کے 222 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ ایک بجکر 50 منٹ پر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ شام 5 بجے دوبارہ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 9 بجے تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے 62 فیملیز کے 287 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

9-35 پر نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی دن کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

مشعل راہ

بیکاری کے انسداد کے لئے لیکچر کروائے جائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے اپنے محلہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کر کے کھانا چاہئے اور کسی کام کو اپنے لئے عار نہیں سمجھنا چاہئے تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہو جائے۔ (۔)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں۔ ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آ جاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا) آپؐ نے اسے کچھ دے دیا۔ وہ لے کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ آپ نے پھر اسے کچھ دے دیا۔ وہ پھر کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمائیے کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ سوال کرنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کر کے کھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! میں نے آج سے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سا مال آیا اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے۔ اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ خواہ کچھ ہو، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کئے کوئی مال نہیں لوں گا۔ میں اب اس اقرار کو مرتے دم تک پورا کرنا چاہتا ہوں اور یہ مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو۔ مگر اس نے پھر کہا میں نہیں لوں گا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کر کے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی جگہ سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پھر انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے، لے لو۔ وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ میں کبھی سوال نہیں کروں گا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ اس لئے میں اسے نہیں لے سکتا اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نباہتا چلا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت اصرار کیا مگر وہ انکار کرتا چلا گیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے مسلمانو! میں خدا کے حضور بری الذمہ ہوں۔ میں اس کا حصہ اسے دیتا ہوں مگر یہ خود نہیں لیتا۔

اسی صحابی کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ ایک جنگ میں یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ان کا کوڑا ان کے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور شخص جو پیادہ تھا اس نے جلدی سے کوڑا اٹھا کر انہیں دینا چاہا تو انہوں نے کہا۔ اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس کوڑے کو ہاتھ نہ لگائیو۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا اور خود اپنا کام کروں گا۔ چنانچہ عین جنگ کی حالت میں وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور کوڑے کو اٹھا کر پھر اس پر سوار ہو گئے۔

تو لوگوں کو بتانا چاہئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تاکہ اس نقص کی اصلاح ہو۔

(مشعل راہ جلد اول ص 88)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شعبہ تعلیم کے لئے پر معارف نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء میں سیکرٹریان تعلیم کو نہایت اہم اور قیمتی نصائح ارشاد فرمائی ہیں۔ یہ ہدایات سیکرٹریان تعلیم کی خصوصی توجہ کے لئے شائع کی جارہی ہیں۔ امید ہے کہ آپ نے ان ارشادات کی روشنی میں کام کا آغاز کر دیا ہوگا، اگر نہیں کیا تو فوری عمل ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے سیکرٹری صاحب تعلیم ضلع سے رابطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت کی توفیق بخشے اور ہمیں خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق ایک نئے ولولہ اور عزم کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حضور انور فرماتے ہیں

پھر سیکرٹری تعلیم ہے۔ عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنے ان سے توقع کی جاتی ہے یا کسی عہدیدار سے توقع کی جا سکتی ہے۔ اور یہ میں یونہی اندازے کی بات نہیں کر رہا، ہر جماعت اپنا جائزہ لے لے تو پتہ چل جائے گا کہ بعض سیکرٹریان پورے سال میں کوئی کام نہیں کرتے۔ حالانکہ مثلاً سیکرٹری تعلیم کی مثال دے رہا ہوں، **سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں، جو سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔ پھر وجہ معلوم کریں کہ کیا وجہ ہے وہ سکول نہیں جا رہے۔ مالی مشکلات ہیں یا صرف نکما پن ہی ہے۔ اور ایک احمدی بچے کو تو توجہ دلانی چاہئے کہ اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً پاکستان میں ہر بچہ کے لئے خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے۔ بلکہ اب تو معیار کچھ بلند ہو گئے ہیں اور میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو ایف۔ اے ضرور کرنا چاہئے۔**

افریقہ میں جو کم از کم معیار ہے پڑھائی کا۔ سیکنڈری سکول کا یا جی سی ایس سی، یہاں بھی ہے، وہاں بھی۔ اسی طرح ہندوستان اور بنگلہ دیش اور دوسرے ملکوں میں، یہاں بھی میں نے دیکھا ہے کہ یورپ کے اور امریکہ کے بعض لڑکے ملتے ہیں وہ پڑھائی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ تو یہ کم از کم معیار ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ بلکہ جہاں تک تعلیمی سہولتیں ہیں بچوں کو اور بھی آگے پڑھنا چاہئے۔ اور سیکرٹریان تعلیم کو اپنی جماعت کے بچوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اگر تو یہ بچے جس طرح میں نے پہلے کہا، کسی مالی مشکل کی وجہ سے انہوں نے پڑھائی چھوڑی ہوئی ہے تو جماعت کو بتائیں۔ جماعت (۔) حتی الوسع ان کا انتظام کرے گی۔ اور پھر یہ بھی ہوتا ہے بعض دفعہ کہ بعض بچوں کو عام روایتی پڑھائی میں دلچسپی نہیں ہوتی۔ اگر اس میں دلچسپی نہیں ہے تو پھر کسی ہنر کے سیکھنے کی طرف بچوں کو توجہ دلائیں۔ وقت بہرحال کسی احمدی بچے کا ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ پھر ایسی فہرستیں ہیں جوان پڑھے لکھوں کی تیار کی جائیں جو آگے پڑھنا چاہتے ہیں۔ ہائر سٹڈیز کرنا چاہتے ہیں لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے تو جس حد تک ہوگا جماعت ایسے لوگوں کی مدد کرے گی۔ بہرحال سیکرٹریان تعلیم کو خود بھی اس سلسلے میں Active ہونا پڑے گا اور ہونا چاہئے۔ تو یہ چند مثالیں ہیں۔ جو ذمہ داری ہے سیکرٹری تعلیم کی، اور بھی بہت سارے کام ہیں اس بارہ میں چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اگر محلے کے لیول سے لے کر نیشنل لیول تک سیکرٹریان تعلیم موثر ہو جائیں اور کام کرنے والے ہوں تو یہ تمام باتیں جو میں نے بتائی ہیں اور ان کے علاوہ بھی اور بہت ساری باتیں ہیں ان سب کا علم ہو سکتا ہے۔ فہرست تیار ہو سکتی ہے اور پھر ایسے طلباء کو مدد کر کے پھر آگے پڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2004ء)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

﴿قسط نمبر 9﴾

مکرم رحمت اللہ صاحب باغانوالے بنگہ ضلع جالندھر کی روایت ہے کہ:

''خاکسار دارالامان میں گیا ہوا تھا کہ نماز ظہر کے بعد مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اخبار وطن لاہور میں حضرت مولوی عبداللطیف صاحب افغانی کو شہید کئے جانے کی خبر شائع ہوئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ اخبار اکثر احتیاط کرتا ہے یعنی بالعموم غلط خبر شائع نہیں کرتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے اخبار میں کچھ شائع نہ کریں۔ انشاءاللہ ہم خود لکھیں گے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 ستمبر 1999ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب کا مقام قربانی

مختلف روایات میں جائے شہادت کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں اسے ہندوسوزان بتایا گیا اور ایک روایت میں سنگ سیاہ کا میدان کہا گیا ہے۔ یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے زیادہ دور نہیں تھے۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب اگست 1934ء میں ظاہر شاہ کے زمانہ میں کابل گئے تھے ان کی تحقیق درج ہے۔

کوہ آسامائی کے دامن میں شہر کابل واقع ہے۔ کابل شہر کے شیر دروازہ کے باہر بجانب پشاور آدھ میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر بالا حصار واقع ہے۔ اس قلعہ میں گزشتہ زمانہ میں امیر شیر علی رہا کرتا تھا اس کے بعد انگریزی سفیر کی رہائش تھی۔ اس کو افغانوں نے قتل کر دیا اور انگریزوں نے افغانستان پر حملہ کر کے فتح حاصل کی تو انگریزی فوج نے اس قلعہ کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہ میگزین کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اس کے بعد جنوب میں ایک پرانا قبرستان ہے جس میں کابل کے امراء ورؤساء کی قبریں ہیں۔ اس جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 51)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کی خبر قادیان پہنچی تو اس سے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود کو سخت صدمہ پہنچا کہ ایک مخلص دوست جدا ہو گیا۔ اور دوسری طرف آپ کو خوشی ہوئی کہ آپ کے متبعین میں سے ایک شخص نے ایمان واخلاص کا یہ اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ سخت سے سخت دکھ اور مصائب جھیلے اور بالآخر جان دے دی مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر 259)

سید ناظر حسین صاحب ساکن کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ کا بیان ہے کہ انہوں نے اگست 1903ء میں ماسٹر عبدالحق صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان جاکر سیدنا حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی تھی۔ اس سے پہلے حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ ہوا تھا اور آپ کی شہادت کا قادیان میں بہت چرچا تھا۔ اور یہ بات بھی مشہور تھی کہ امیر حبیب اللہ خان نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے قتل کے لئے بھی بعض آدمی قادیان بھجوائے ہیں۔

اگرچہ حضور کا محافظ اللہ تعالیٰ تھا مگر حضور نے ہدایت دی ہوئی تھی کہ احتیاطاً رات کو حضور کے گھر کی ڈیوڑھی میں دو آدمی پہرے کے لئے سویا کریں۔ چنانچہ ایک رات میں اور ماسٹر عبدالحق صاحب حضور کی ڈیوڑھی میں پہرے کی غرض سے سوئے تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 ستمبر 1999ء)

کابل میں وباء ہیضہ اور بعض دیگر نشانات کا ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''صبح ہوتے ہی کابل میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور نصر اللہ خان حقیقی بھائی امیر حبیب اللہ خان کا جو اصل سبب اس خونریزی کا تھا اس کے گھر میں ہیضہ پھوٹا اور اس کی بیوی اور بچہ فوت ہو گیا اور چار سو کے قریب ہر روز آدمی مرتا تھا۔ اور شہادت کی رات آسمان سرخ ہو گیا''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 127)

سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 74)

انگریز انجینئر Mr. A Frank Martin نے لکھا ہے کہ قتل کئے جانے سے پہلے ملا (صاحب) نے امیر کی موجودگی میں یہ پیشگوئی کی کہ اس ملک پر ایک بڑی تباہی آنے والی ہے جس کے نتیجہ میں امیر حبیب اللہ خان اور سردار نصر اللہ خان کو بھی دکھ پہنچے گا۔

جس روز ملا (صاحب) کو قتل کیا گیا اس دن اچانک شام کو نو بجے کے قریب آندھی کا ایک زبردست طوفان آیا جو بہت زور شور سے آدھے گھنٹے تک جاری رہا پھر اچانک جس طرح شروع ہوا تھا ختم گیا۔ رات کے وقت اس طرح آندھی کا آنا غیر معمولی بات تھی۔ عام لوگ اس آندھی کے بارہ میں کہنے لگے کہ یہ ملا (صاحب) کی روح کے نکلنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

اس کے بعد ہیضہ کی وباء آ گئی۔ سابقہ وباؤں کو مدنظر رکھ کر ہیضہ ابھی چار سال تک متوقع نہیں تھا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہیضہ کی وباء بھی ملا (صاحب) کی پیشگوئی کے مطابق آئی ہے۔ اسی وجہ سے امیر حبیب اللہ خان اور شہزادہ نصر اللہ خان شدید خوف میں مبتلا ہو گئے۔ انہیں یقین تھا کہ اب ان کی موت بھی آنے والی ہے۔ جب شہزادہ نصر اللہ خان کی ایک پیاری بیوی ہیضہ سے فوت ہو گئی تو وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اور غم سے نیم پاگل ہو گیا۔

مقتول ملا (صاحب) کے مریدوں کی بڑی تعداد تھی اور وہ بہت رسوخ اور طاقت والے بھی تھے۔ جن دو ملاؤں نے ان کے قتل کئے جانے کا فتویٰ دیا تھا وہ بھی نہایت خوف کی حالت میں زندگی بسر کرنے لگے کیونکہ انہیں ان کے مریدوں کی جانب سے انتقام لئے جانے کا خوف رہتا تھا۔ ان میں سے ایک ملا کو ہیضہ ہوا اور وہ مرتے مرتے بچا۔

جب 1903ء میں وبا پھوٹی تو امیر حبیب اللہ خان نے اپنے والد امیر عبدالرحمٰن خان کے طریق پر فوراً اپنا سامان یعنی فرنیچر اور قالین وغیرہ کابل سے باہر پغمان بھجوانا شروع کر دیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خود بھی اگلے روز کابل سے نکل جائے گا۔

جب کابل شہر کے گورنر کو اس کے ارادہ کا علم ہوا تو وہ امیر کے پاس آیا کہ عام پھیلی ہوئی بے اطمینانی اتنی زیادہ ہے کہ اگر وہ اس موقعہ پر شہر سے باہر چلا گیا تو فوج اور رعایا بغاوت کر دے گی اور وہ پھر کبھی واپس نہ آ سکے گا۔ امیر نے گورنر کا مشورہ مان لیا اور اسے بہ امر مجبوری اپنے محل ارک میں ہی رہنا پڑا۔ اس نے اپنے آپ کو دو کمروں تک محدود کر لیا۔ جہاں صرف نصف درجن منظور نظر درباریوں اور نوکروں کو آنے کی اجازت تھی جو لوگ اسے ملنے آتے انہیں یہ اجازت نہ تھی کہ محل سے باہر نکلیں۔ اسے ڈر تھا کہ وہ باہر سے ہیضہ کا مرض لے آئیں گے۔

چونکہ امیر کابل سے باہر نہیں جا سکا تھا اس لئے سردار نصر اللہ خان کو بھی شہر میں اپنے محل میں رہنا پڑا۔ وہ اپنا اکثر وقت جائے نماز پر گزارتا تھا۔

(ملخص Under the absolute Amir:
By: Mr Frank A. Martin صفحہ 201

مسٹر انگس ہملٹن اپنی کتاب ''افغانستان'' میں بیان کرتے ہیں کہ:

'1903ء میں افغانستان کے شہر کابل اور شمال ومشرق کے صوبہ جات میں زور وشور سے ہیضہ پھوٹ پڑا جو اپنی شدت کے لحاظ سے 1879ء کی وباء ہیضہ سے بدتر تھا۔

سردار نصر اللہ خان کی ایک بیوی اور بیٹا اور شاہی خاندان کے کئی افراد اور ہزارہا باشندگان کابل اس وباء سے لقمہ اجل ہوئے اور شہر میں افراتفری پڑ گئی۔ ہر شخص کو اپنی جان کی فکر لاحق ہو گئی اور دوسرے کے حالات سے بے فکر اور بے خبر ہو گیا۔

('افغانستان' مصنفہ انگس ہملٹن صفحہ 450 بحوالہ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 57)

حضرت مسیح موعود کی انذاری و تبشیری پیشگوئیاں

''صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (وما راینا ظلما اغیظ من ھذا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہونگے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے

گا۔ پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے''
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 74)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔

اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے''۔
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20، صفحہ 74)

فرمایا:

''میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی''
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 76,75)

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وقت آنے والا ہے کہ اس کی شہادت کی حکمت نکلنے والی ہے اور میں نے سنا ہے کہ اس وقت چودہ آدمی قید کئے گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عبداللطیف کو ناحق شہید کرایا گیا ہے اور یہ ظلم ہوا ہے، وہ حق پر تھا۔ اس پر امیر نے ان آدمیوں کو قید کر دیا ہے اور ان کے وارثوں کو کہا ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں کہ ایسے بیہودہ خیالات سے وہ باز آ جائیں۔ مگر وہ موت کو پسند کرتے ہیں اور اس یقینی بات کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اگر عبداللطیف شہید نہ ہوا ہوتا تو یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا اور یہ رعب کس طرح پر پڑتا۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کیسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی شہادت سے پڑی ہے۔ یہ موت موت نہیں، یہ زندگی ہے اور اس سے مفید نتیجے پیدا ہونے والے ہیں۔

یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا .... عبداللطیف کے اس استقلال اور استقامت سے بہت بڑا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا جو اس واقعہ پر غور کریں گے۔ چونکہ یہ موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے۔ اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں .... عبداللطیف کی موت پر جو موت نہیں بلکہ زندگی ہے تم کیوں خوش ہوتے ہو۔ آخر تمہیں بھی مرنا ہے۔ عبداللطیف کی موت تو بہتوں کی زندگی کا باعث ہوگی مگر تمہاری جان اکارت جائے گی اور کسی ٹھکانے نہ لگے گی .... یہ ہماری جماعت کے ایمان کو ترقی دینے کا موجب ہوگی۔ اس کے سوا اب یہ خون اٹھنے لگا ہے اور اس کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے جو ایک جماعت کو پیدا کر دے گا''
(ملفوظات جلد6 صفحہ 259,258)

''یہ خون کبھی خالی نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصالح اور حکمتوں کو خوب جانتا ہے .... اس خون کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہونے والے ہیں''
(ملفوظات جلد سوم (طبع جدید) صفحہ 515,514)

''عجیب بات یہ ہے کہ ان کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے۔ اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا ان میں ثابت کیا جاتا تو ان اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا۔

کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند پڑا ہے جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے اور ہزار ہا پرندے اس پر اپنا بسیرا کرتے ہیں''
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 53)

''شاہزادہ عبداللطیف کیلئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے (۔) افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے''
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 60)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی نماز جنازہ اور تدفین کے واقعات

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں 8 نومبر 1903ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں سنگسار کئے گئے تھے۔ بعد اس کے میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر رات کے وقت ان کی نعش مبارک نکالی اور پوشیدہ طور پر شہر میں لائے اور اندیشہ تھا کہ امیر اور اس کے ملازم کچھ مزاحمت کریں گے مگر شہر میں وبائے ہیضہ اس قدر پڑ چکا تھا کہ ہر ایک شخص اپنی بلا میں گرفتار تھا اس لئے ہم اطمینان سے مولوی صاحب مرحوم کا قبرستان میں جنازہ لے گئے اور جنازہ پڑھ کر وہاں دفن کر دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب جب پتھروں میں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 126)

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں اپنے گاؤں آئے ہوئے قریباً تین ماہ کا عرصہ ہو گیا تو ایک روز گاؤں کی (بیت) میں تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے انہیں القاء ہوا (۔) یعنی ان لوگوں نے (خدا کی) اونٹنی کو مار دیا ہے مگر ان کی یہ حرکت اچھی نہ تھی۔ اگر زمین ان پر ہموار کر دی جاتی تو ان کے لئے بہتر ہوتا''

اس کی انہیں یہ تفہیم ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو شہید کر دیا گیا ہے انہوں نے بعض لوگوں سے اس کا ذکر کیا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ صاحبزادہ صاحب جیسے انسان کو قتل کر دیا جائے ان کا گاؤں جدلان نامی دریا کے کنارے پر واقعہ ہے اس کے قریب ایک جگہ شخیل (ہاشم خیل) ہے جہاں پر کابل سے تاجر آتے جاتے ہیں سید احمد نور معلومات حاصل کرنے کے لئے شخیل گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کر دیا گیا ہے اور اب تک ان کے جسم کے اوپر ایک درخت جتنا اونچا پتھروں کا ڈھیر پڑا ہے۔

سید احمد نور صاحب نے یہ سن کر عزم کیا کہ وہ کابل جائیں گے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے جسم کو ان پتھروں کے نیچے سے نکالیں گے خواہ اس کی پاداش میں ان کو بھی سنگسار کر دیا جائے وہ کابل کے ارادے سے روانہ ہوئے جب شخیل پہنچے تو مقامی حاکم کو ان کے ارادے کا علم ہو گیا اس نے ان کو بلوا کر کہا کہ تم فوراً اپنے گاؤں چلے جاؤ ورنہ تمہیں سخت سزا دی جائے گی پھر ان سے دوصد روپیہ کی ضمانت لی اور گاؤں واپس جانے کی ہدایت دے کر ان کو چھوڑ دیا سید احمد نور ایک دوسرے راستہ سے کابل کی طرف روانہ ہو گئے۔
(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 19)

سید احمد نور صاحب نے کابل پہنچ کر بعض دوستوں سے اپنے ارادہ کا ذکر کیا اور ان سے سنگساری کی جگہ دریافت کی انہوں نے بتایا کہ صاحبزادہ صاحب کو ہندوسوزان کے قریب سنگسار کیا گیا ہے۔ سید احمد نور اس جگہ گئے اور دیکھ کر واپس آ گئے انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ معلوم نہیں کہ صاحبزادہ صاحب ان کی نعش کے نکالے جانے پر راضی بھی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے رات دعا کی کہ اے مولا کریم میری رہنمائی فرما کہ صاحبزادہ صاحب اپنی نعش کے نکالے جانے پر راضی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک کمرے میں ہیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور سید احمد نور کو اندر بلا لیا وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاؤں دبانے لگے انہوں نے دیکھا کہ آپ کے پاؤں زخمی ہیں آنکھ کھلنے پر سید احمد نور نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب چاہتے ہیں کہ ان کی لاش پتھروں سے نکال لی جائے۔

سید احمد نور یہ سوچتے رہے کہ یہ کام کیسے کیا جائے آخر وہ ایک فوجی حوالدار سے ملے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کا معتقد تھا وہ ان کی بات سن کر رو پڑا اور کہا کہ میں نے بہت دفعہ ارادہ کیا کہ لاش نکالوں لیکن میں اکیلا تھا مجھ میں اس کی طاقت نہ تھی اب آپ آ گئے ہیں میں انشاء اللہ ضرور آپ کی مدد کروں گا۔ سید احمد نور نے حوالدار صاحب سے کہا کہ وہ کچھ آدمی اپنے ساتھ لے کر رات بارہ بجے مقام شہادت پر پہنچیں میں تابوت، کفن اور خوشبو وغیرہ لے کر وہاں آ جاؤں گا۔ چنانچہ ایک مزدور سے تابوت اٹھوا کر وقت مقررہ پر ایک قبرستان میں پہنچ گئے جو مقام شہادت کے قریب ہی تھا۔ ان دنوں ہیضہ کی وباء پھیلی ہوئی تھی، لوگ کثرت سے مر رہے تھے۔ قبرستان میں میت کے بعد میت تدفین کے لئے لائی جاتی تھی افراتفری کا عالم تھا اس لئے ان سے کسی نے نہیں پوچھا کہ وہ وہاں کیسے آئے ہیں اور یہ کہ تابوت میں کوئی لاش ہے یا نہیں۔ حوالدار نے آنے میں کچھ دیر کی یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی سید احمد نور نے سوچا کہ وہ اکیلے ہی پتھروں کو ہٹا کر لاش نکالتے ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد حوالدار صاحب بھی کچھ لوگوں کو لے کر آ گئے۔ یہ سب لوگ تابوت لے کر مقام شہادت پر پہنچے۔ چاندنی رات تھی ایک آدمی کو پہرہ پر مقرر کیا اور باقی سب پتھر ہٹانے لگے یہاں تک کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش نظر آنے لگی اور اس وقت اس میں سے نہایت تیز خوشبو آ رہی تھی یہ دیکھ کر حوالدار کے ساتھی کہنے لگے کہ شاید یہ وہی آدمی ہے جس کو امیر حبیب اللہ خان نے سنگسار کروایا تھا سید احمد نور نے کہا ہاں یہ وہی آدمی ہے یہ شخص اکثر قرآن شریف کی تلاوت کرتا رہتا تھا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتا تھا یہ وہی خوشبو ہے۔

جب نعش کو کفن پہنایا گیا تو سید احمد نور نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک پہاڑی کے پیچھے سے پچاس پیدل پہرہ دار اور ایک سوار گشت کرتے ہوئے آ رہے ہیں ان دنوں کابل میں رات کے وقت پہرہ ہوتا تھا اور کسی کو باہر پھرنے کی اجازت نہ ہوتی تھی اگر رات کو کوئی شخص باہر پھرتا نظر پڑتا تھا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ سید احمد نور نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ پہرہ والے آ رہے ہیں یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تب سب وہاں سے ہٹ کر چھپ گئے۔ تھوڑی دیر میں پہرہ والے سڑک پر چلتے نظر آنے لگے وہ قلعہ بالا حصار (میگزین) تک گئے اور کچھ دیر کے بعد اسی سڑک سے شہر کی طرف واپس چلے گئے۔ تب میاں احمد نور اور ان کے ساتھی حضرت شہید مرحوم کی نعش کے پاس آئے اور اسے اٹھا کر تابوت میں

رکھ دیا اس وقت سید احمد نور نے حضرت شہید مرحوم کے کچھ بال اور کپڑا تبرک کے طور پر لے لئے۔

تابوت بہت بھاری ہو گیا تھا جب اسے اٹھانے کی کوشش کی تو سب مل کر بھی نہ اٹھا سکے۔ سید احمد نور نے لاش کو مخاطب ہو کر کہا کہ جناب یہ بھاری ہونے کا وقت نہیں آپ ہلکے ہو جائیں اس کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہ اکیلے ہی تابوت اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن حوالدار نے کہا کہ میں اٹھاتا ہوں۔ اس نے سید احمد نور کی پگڑی لی اور اس سے تابوت باندھ کر اسے اپنے کندھے پر ڈال لیا۔

وہاں سے وہ تابوت ایک مقبرہ میں لے گئے جو نزدیک ہی تھا اس جگہ چند فقیر رہتے تھے سید احمد نور نے حوالدار صاحب اور ان کے آدمیوں کو رخصت کر دیا اور خود ان فقیروں کے پاس چلے گئے ان سے کہا کہ ایک جنازہ آیا ہے اسے یہاں رکھنا ہے انہوں نے تسلی دی اور تابوت ان کے پاس رکھ دیا گیا حوالدار نے جاتے وقت کہا تھا کہ وہ صبح کسی سواری یا مزدوروں کا انتظام کرے گا تاکہ تابوت وہاں سے شہر لے جایا جا سکے۔ صبح ہو گئی لیکن حوالدار نہ آیا آخر سید احمد نور نے ان فقیروں میں سے ایک آدمی کو اجرت دے کر شہر بھجوایا کہ وہ مزدور تلاش کر کے لائے وہ فقیر چلا گیا اور کچھ دیر کے بعد واپس آ گیا اور کہا کہ مزدور تو نہیں ملے شہر میں ہیضہ کی وباء کا زور ہے کثرت سے آدمی مر رہے ہیں میں ہی آپ کی مدد کرتا ہوں۔ فقیر نے سرہانے کی طرف سے جنازہ اٹھایا اور سید احمد نور نے پاؤں کی طرف سے اور شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ سبز کو جانے والی مشرقی سڑک سے شہر میں آئے جب لکڑ منڈی پہنچے تو کچھ مزدور مل گئے جنہوں نے جنازہ اٹھا لیا شور بازار سے ہوتے ہوئے مقبرہ طاؤس آئے اس کے قریب ہی غلام جان کا مکان تھا وہاں سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان موجود تھے سید احمد نور نے سردار احمد جان سے پہلے سے بات کی ہوئی تھی اور تمام پروگرام ان کے علم میں تھا۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور جنازہ کے مقبرہ طاؤس میں بھجوائے جانے کا ذکر کیا۔ سردار عبدالرحمٰن جان نے کہا آپ چلیں اور میرا انتظار کریں میں گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہوں سید احمد نور جنازہ اٹھوا کر مقبرہ طاؤس کے پاس ایک قبرستان میں لے گئے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کا آبائی قبرستان تھا اور مزدوروں کو رخصت کر دیا تھوڑی دیر میں سردار عبدالرحمٰن جان بھی پہنچ گئے انہوں نے گھوڑا اپنے نوکر کے حوالہ کیا اور خود آگے بڑھے۔ سردار عبدالرحمٰن جان نے سرہانے کی طرف سے جنازہ اٹھایا اور پاؤں کی طرف سے سید احمد نور نے پکڑا اتنے میں حوالدار صاحب بھی آ گئے اب ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ تینوں نے نماز جنازہ ادا کی سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان امام بنے اور سید احمد نور اور حوالدار پیچھے کھڑے ہوئے نماز جنازہ کے بعد تدفین کر دی گئی مقبرہ والوں کو سردار عبدالرحمٰن جان نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ ایک بزرگ تھے ہم انہیں امانتاً دفن کرتے ہیں اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں دریافت کرتا ہوا آئے تو اسے قبر کا پتہ دے دینا۔

سردار عبدالرحمٰن جان کی والدہ صاحبہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے بہت عقیدت رکھتی تھی سردار عبدالرحمٰن جان کی ایک بہن امیر حبیب اللہ خان کی بیوی تھی۔

سید احمد نور کابل میں سردار صاحب کے مکان پر ایک ماہ کے قریب مقیم رہے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش نکالے جانے کا امیر کو علم ہو جائے اور وہ کوئی کارروائی ان کے خلاف کرنا چاہے تو انہیں کابل میں ہی گرفتار کر لیا جائے ان کے اہل و عیال کو اس سلسلہ میں کوئی تکلیف نہ دی جائے۔

انہی دنوں میں سردار عبدالرحمٰن جان نے احمدیت قبول کر لی جنازہ کے چند روز کے بعد سردار صاحب نے دربار میں آ کر بتایا کہ امیر حبیب اللہ خان کے پاس رپورٹ پہنچائی گئی ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش پتھروں سے نکال لی گئی ہے لیکن اس نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

سردار صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے سید احمد نور سے بہت اچھا سلوک کیا ان کو جب علم ہوا کہ سید احمد نور قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے ایک گھوڑا اور جائے نماز ان کو دیا کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سردار صاحب کی طرف سے بطور تحفہ پیش کر دیں۔ سید احمد نور نے جائے نماز تو لے لی اور گھوڑا نہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں چھپ کر پہاڑوں میں سے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

سردار عبدالرحمٰن جان نے سید احمد نور کو ایک خط لکھ دیا کہ یہ میرا آدمی ہے اسے تکلیف نہ دی جائے جب سید احمد نور کو تسلی ہو گئی کہ ان کی گرفتاری نہیں ہو گی تو وہ کابل سے روانہ ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 1999ء۔ شہید مرحوم کے چشم دید واقعات صفحہ 21,20)

استطاعت سے کم وعدہ کرنے والوں کو نصیحت

○ سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے وعدہ کے متعلق ہمیشہ یہی نصیحت فرمائی کہ وعدہ حیثیت سے کم پیش کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

”جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں۔ نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔ جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھواتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔“ (خطبہ جمعہ 4۔ دسمبر 1953ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

☆ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔ (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

☆ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں، ہفتوں، مہینوں۔

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوا لیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (مربی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں ' اپنے شہر میں ' اپنے محلہ میں 'اپنے گھر میں ' اپنے دل میں!!!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36630 میں مظہر احمد ولد شمشاد حسین کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیاض فلور ملز گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظہر احمد ولد شمشاد حسین فیاض فلور ملز گولارچی گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمان مربی سلسلہ ضلع بدین

مسل نمبر 36631 میں جاوید احمد بسمل ولد چوہدری غلام احمد قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر تالھی ضلع میرپورخاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 40 ایکڑ واقع نوکوٹ ضلع میرپورخاص مالیتی -/1600000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 7 ایکڑ واقع نو چک ضلع سرگودھا مالیتی -/700000 روپے۔ 3۔ لفٹ پمپ محمد آباد مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/300000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید احمد بسمل ولد چوہدری غلام احمد کریم نگر تالھی سندھ گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد کریم نگر گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد چوہدری حسن محمد، محمد آباد میرپورخاص

مسل نمبر 36632 میں خالدہ پروین زوجہ چوہدری جاوید احمد بسمل قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر تالھی ضلع میرپورخاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع چک نمبر 78 ضلع سرگودھا مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ پروین زوجہ چوہدری جاوید احمد بسمل کریم نگر تالھی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد بسمل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد چوہدری حسن محمد، محمد آباد میرپورخاص

مسل نمبر 36633 میں نصیرہ بیگم زوجہ غلام نبی قوم بجہ (جٹ) پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف نگر ضلع میرپورخاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/40000 روپے۔ طلائی زیور وزنی 2 تولے مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ بیگم زوجہ غلام نبی لطیف نگر ضلع میرپورخاص گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد کریم نگر ضلع میرپورخاص گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ثانی ولد چوہدری حسن محمد، محمد آباد فارم میرپورخاص سندھ

مسل نمبر 36634 میں شازیہ عقیل زوجہ عقیل احمد نگری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت 1994ء ساکن گوٹھ پھولپورہ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ۔ 3۔ نقرئی زیور وزنی 1/2 کلو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ عقیل زوجہ عقیل احمد نگر گوٹھ پھولپورہ ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد وصیت نمبر 21058

مسل نمبر 36635 میں قمر الدین احمد ولد بشیر احمد راجپوت قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بینک اکاؤنٹ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر الدین احمد ولد بشیر احمد راجپوت ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد راجپوت والد موصی گواہ شد نمبر 2 شفاعت احمد ناصر ولد بشارت احمد ضیاء ماڈل کالونی کراچی

مسل نمبر 36636 میں مصلح الدین کلر ولد قلندر بخش کلر قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مصلح الدین کلر ولد قلندر بخش کلر ناظم آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 طارق سلیم احمد ولد محمد حمید احمد ناظم آباد کراچی گواہ شد نمبر 2 قریشی محمد الیاس وصیت نمبر 17170

مسل نمبر 36637 میں ذیشان احمد ولد ریاض احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ذیشان احمد ولد ریاض احمد دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر 1 کامران ریاض وصیت نمبر 30286 گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد عبدالخالق دستگیر سوسائٹی کراچی

مسل نمبر 36644 میں غلام سرور بیگم زوجہ مبشر احمد قوم بجہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے بجہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے 6 ماشے مالیت -/21000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 5 کنال مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آ[illegible] بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ غلام سرور بیگم زوجہ مبشر احمد گھنو کے جچہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حکیم محمود احمد وصیت نمبر 16544

مسل نمبر 36646 میں مقصودہ بیگم زوجہ بشیر احمد باجوہ قوم جچہ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم میں سے حصہ نقد رقم -/37500 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مقصودہ بیگم زوجہ بشیر احمد باجوہ چک نمبر 37 جنوبی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ہنجرا وصیت نمبر 20040 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد باجوہ خاوند موصیہ

مسل نمبر 36647 میں بشیر بیگم زوجہ بشیر احمد بھٹی قوم واحلہ پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/1100 روپے۔ ترکہ والد محترم میں سے حصہ نقد رقم -/56000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 13 تولے مالیتی -/91000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (5000+3600) روپے سالانہ بصورت جیب خرچ از خاوند محترم و پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشیر بیگم زوجہ بشیر احمد بھٹی چک نمبر 37 جنوبی گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بھٹی وصیت نمبر 32335 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر 36657 میں بشریٰ ناز زوجہ لئیق احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی سیٹ وزنی 3 تولے مالیتی -/24000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 15 ایکڑ واقع گوٹھ شہداد پور ضلع سانگھڑ جس کے ورثاء والدہ محترمہ، 5 بہنیں اور 4 بھائی ہیں۔ 3۔ زمین رقبہ 4 مرلے واقع راجن پور مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ ناز زوجہ لئیق احمد طاہر راجن پور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں حمید احمد ولد میاں اقبال احمد صاحب راجن پور

مسل نمبر 36658 میں صادقہ طلعت بنت لئیق احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صادقہ طلعت بنت لئیق احمد طاہر راجن پور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں حمید احمد ولد میاں اقبال احمد صاحب راجن پور

مسل نمبر 36659 میں حبۃ النور بنت لئیق احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حبۃ النور بنت لئیق احمد طاہر راجن پور گواہ شد نمبر 1 میاں حمید احمد ولد میاں اقبال احمد راجن پور گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد طاہر والد موصیہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم راشد سنوری صاحب نائب معتمد ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ امتہ الباسط ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج عبدالمجید طاہر صاحب شیخوپورہ مورخہ 24 فروری 2004ء بروز منگل بعمر 66 سال سرورز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد صادق ٹھیکیدار (مرحوم) شیخوپورہ کی بڑی صاحبزادی اور مکرم ماسٹر مامون خان (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ مکرم وقاص احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ شیخوپورہ شہر نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان واقع ہرن مینار روڈ شیخوپورہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ اور تہجد گزار کی پابند تھیں۔ سب سے بڑھ کر ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ آپ کے تین بیٹے مکرم حاجی وحید احمد ندیم صاحب سنوری آف جرمنی، مکرم حاجی عبدالرشید خان صاحب سنوری آف سعودی عرب اور خاکسار راشد سنوری آف شیخوپورہ اور پانچ بیٹیاں یادگار ہیں جو تمام شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

☆ مکرم احمد خان صاحب منگلا معلم وقف جدید مقیم بیوت الحمد کالونی ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27/مئی 2004ء کو میرے بیٹے مکرم احسن خان صاحب منگلا کو بیٹے سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دانش احمد نام عطا فرمایا تھا۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم ظفر اللہ خان گورائیہ مرحوم ماچھیکے گورائیہ ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت وسلامتی اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا کریں۔

نکاح

☆ مکرم پروفیسر مرزا محمد کریم صاحب G-9/1 اسلام آباد لکھتے ہیں۔ مورخہ 23/اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کی بیٹی مکرمہ فریحہ کریم مرزا صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم شرافت احمد پراچہ صاحب ابن مکرم سعادت احمد پراچہ صاحب آف جنیوا سوئٹزرلینڈ بعوض پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ فریحہ کریم مرزا صاحبہ مکرم مرزا محمد حسین شملوی صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم ریس کورس روڈ لاہور کی نواسی ہے۔ شرافت احمد پراچہ مکرم بشارت احمد صاحب پراچہ مرحوم آف بھیرہ کا پوتا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی ودنیاوی لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم طاہر عباسی صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم شاہد احمد عباسی صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 20 مئی 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے حضور پر نور نے بچے کا نام ذیشان احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم جمال احمد عباسی صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم گلزار احمد صاحب معلم وقف جدید بستی قندھارا سنگھ رحیم یار خان لکھتے ہیں۔ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ بستی قندھارا سنگھ اہلیہ مکرم نور احمد صاحب صدر جماعت بستی قندھارا سنگھ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ خاص اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

تقریب آمین

مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید چک 45 مرڑ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 10 مئی 2004ء کو خاکسار کے بیٹے مکرم محمد عیسیٰ (واقف نو) بعمر 7 سال چک 45 مرڑ ضلع شیخوپورہ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم شاہد احمد ساہی صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کرائی۔ دعا کے بعد مہمانان کرام کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد عیسیٰ کو قرآن پاک کے علوم و انوار عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 16 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
وقت عصر	5:10
غروب آفتاب	7:18
وقت عشاء	8:58

سہ روزہ تربیتی پروگرام

نظامت تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مختلف محلہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرامز کا سلسلہ جاری ہے۔ان میں سے چند کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دارالصدر شمالی الف (16 تا 18 جنوری) مورخہ 21 جنوری کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نائب صدر عمومی مہمان خصوصی تھے۔حاضری 90 رہی۔

اقامۃ الظفر (11 تا 13 مارچ) مورخہ 15 مارچ کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مہمان خصوصی تھے۔141 حاضری رہی۔

ناصر ہوسٹل (17 تا 19 مارچ) مورخہ 19 مارچ کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں مہمان خصوصی تھے۔164 حاضری رہی۔

نصیر آباد رحمن (9 تا 11۔اپریل) مورخہ 11۔اپریل کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نائب صدر عمومی مہمان خصوصی تھے۔205 حاضری تھی۔

دارالصدر شمالی۔ب (21 تا 23۔اپریل) مورخہ 23۔اپریل کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل مہمان خصوصی تھے۔حاضری 170 رہی۔

اعلان گمشدہ

ایک لڑکا محمد واثق ولد شیخ مظفر احمد عمر 18 سال مورخہ 27 مئی 2004ء سے گم ہے دماغی طور پر بہت کمزور ہے قد لمبا ہے اگر کسی کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مکرمہ آنسہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ ضلع اوکاڑہ
محلہ عقب مصطفیٰ پارک اوکاڑہ شہر

گمشدہ کارڈلیس فون

ایک صاحب کا کارڈلیس فون راستہ میں کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے دفتر ہذا میں جمع کروا کے ممنون فرمائیں۔ (صدر عمومی ربوہ)

بغداد میں خودکش کار بم دھماکہ عراقی دارالحکومت بغداد میں خودکش کار بم حملے میں 20۔افراد ہلاک اور 50 زخمی ہوگئے۔ہلاک ہونے والوں میں 2 برطانوی، ایک امریکی، ایک فلپائنی اور ایک فرانسیسی باشندہ شامل ہے۔عراقیوں نے غیر ملکیوں کی نعشوں پر رقص کیا۔

وردی اتارنے کا وعدہ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ وردی اتارنے کے بارے میں کئے گئے وعدہ کو پورا کروں گا۔پارلیمنٹ کو کوئی خطرہ نہیں مدت پوری کرے گی۔منتخب ارکان اور ضلعی ناظمین کے درمیان اختلافات کے خاتمہ کے لئے نیا نظام اور طریقہ کار مرتب کیا جائے گا۔بے نظیر اور نواز کیلئے موجودہ نظام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔وانا آپریشن ناگزیر تھا۔

فوجی گاڑی پر حملہ شمالی وزیرستان میں فرنٹیئر کور کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا۔جس کے نتیجہ میں 4 اہلکار جاں بحق اور 3 زخمی ہوگئے۔حکام موقع پر پہنچ گئے۔کئی افراد گرفتار اور گاڑیاں ضبط کرلی گئیں۔

کراچی اور لاہور سٹاک مارکیٹیں کریش وفاقی حکومت کی جانب سے بجٹ میں حصص کی خریداری پر 0.1 فیصد کیپٹیل ٹیکس کے نفاذ نے سرمایہ کاروں پر منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔کراچی اور لاہور کی سٹاک مارکیٹیں کریش ہونے سے اربوں روپے ڈوب گئے۔سرمایہ کاروں نے کیپٹل ویلیو ٹیکس کے خلاف مظاہرہ کیا اور توڑ پھوڑ کی 8 مظاہرین کو گرفتار کرلیا گیا۔

صدام کی رہائی کا مطالبہ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈکراس نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکومت یا تو صدام حسین کو رہا کرے یا ان کے خلاف باضابطہ الزام عائد کرے یا پھر تسلیم کرے کہ وہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کررہی ہے۔جنگ ختم ہونے کے بعد جنگی قیدیوں کی رہائی لازمی ہوتی ہے۔عراقی جنگ کے سلسلہ میں جتنے افراد کو قید رکھا گیا ہے ان کو قانونی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

سعودی عرب کو القاعدہ سے خطرہ امریکی صدر کی مشیر کینڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں القاعدہ ایک سنگین خطرہ بن چکی ہے اور غیر ملکیوں کے قیام کیلئے سعودی عرب بہت خطرناک ہے۔دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سعودی حکومت بھرپور تعاون کررہی ہے۔

درجہ اول کا گھی مارکیٹ سے غائب حکومت کی جانب سے آئندہ سال کے بجٹ میں خام پام آئل پر درآمدی ڈیوٹی میں 500 روپے فی ٹن اضافہ کے اعلان کا لاہور کی تھوک مارکیٹ میں سخت ردعمل سامنے آیا۔درجہ اول کا گھی سٹاک مارکیٹ سے غائب کر دیا گیا۔گھی درجہ دوم اور سوم کا کنستر 10 روپے مہنگا کردیا گیا۔حکومت نے اس سلسلہ میں کئی ملوں پر چھاپے مارے اور سٹاک قبضہ میں لے لیا ہے اور کہا ہے کہ گھی مہنگا نہیں ہوگا۔

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کیے جاتے ہیں
گولبازار۔ربوہ فون: 04524-213160

صرف ''لاعلاج'' مریضوں کے لئے
فری علاج۔27 جون (اتوار) رابطہ کیلئے
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ: 212694

صحی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست اوپن سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
لیسٹرڈ زری ہاؤس
فون 04524-213158

Multicolour International
Specialist In All Kind Of:
Advertising, Screen/Offset Printing, Industrial Nameplate's, Stickers, Promotional Items, Holy Gifts in Metallic Mounts, Plastic Photo ID Cards
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 7586186,
Email: multicolor13@yahoo.com

برائے فروخت
ایک مکان معہ ایک پلاٹ اور تین عدد دکانیں دارالفتوح شرقی ربوہ (برلب ساہیوال روڈ) میں برائے فروخت ہیں فون [illegible]
رابطہ: رانا حمید اللہ مکان نمبر 58 دارالفتوح شرقی ربوہ

سی پی ایل نمبر 29

مؤثر اور سستی ادویات

چھوٹا قد کورس	100 دن کی دوا	قیمت صرف-/200 روپے	Dwarfishness Course
ٹانسلز کورس	30 دن کی دوا	قیمت صرف-/100 روپے	Tonsils Course
بول بستری کورس	40 دن کی دوا	قیمت صرف-/60 روپے	Bed Urine Course
قبض کورس	21 دن کی دوا	قیمت صرف-/75 روپے	Constipation Course
کمزوری نظر کورس	40 دن کی دوا	قیمت صرف-/140 روپے	Eyesight Course
گیس کورس	21 دن کی دوا	قیمت صرف-/70 روپے	Flatulence Course
ہیپاٹائٹس کورس	40 دن کی دوا	قیمت صرف-/200 روپے	Hepatitis Course
کمزوری حافظہ کورس	40 دن کی دوا	قیمت صرف-/70 روپے	Memory Course
بواسیر کورس	21 دن کی دوا	قیمت صرف-/90 روپے	Piles Coursd
کثرت پیشاب کورس	40 دن کی دوا	قیمت صرف-/80 روپے	Urination Course

کیور لٹریچر مفت حاصل کریں۔ادویات بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 60 روپے ڈاک خرچ شامل کریں۔
کیورٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299